

127476 - عورت پر نماز با جماعت فرض نہیں ہے، نیز عورت کی گھر میں تنہا نماز افضل ہے۔

سوال

عورت کیلئے نماز با جماعت کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ تنہا نماز میں اس کیلئے خشوع کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں، اور اگر گھر میں والد اور بھائیوں کے ساتھ دوبارہ فرض نماز با جماعت کا موقع ملے تو کیا اس کی یہ نماز نفل شمار ہو گی؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عورت پر نماز با جماعت فرض نہیں ہے، عورت کی گھر میں تنہا نماز مسجد میں با جماعت نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔

چنانچہ سنن ابو داود (567) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنی خواتین کو مساجد میں آنے سے مت روکو؛ اگرچہ ان کے گھر ان کیلئے بہتر ہیں) اس روایت کو البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (515) میں صحیح قرار دیا ہے۔

دائمى فتوى كميثى كى علمائى كرام كهتے هیں:

"خواتین پر پانچوں نمازوں میں سے کوئی بھی نماز مسجد میں با جماعت ادا کرنا واجب نہیں ہے، چاہے نماز فرض ہو یا نفل ان کی گھروں میں نماز مساجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے، تاہم اگر خاتون مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا چاہے تو اسے روکنا نہیں چاہیے بشرطیکہ نماز کی ادائیگی کیلئے جاتے ہوئے اسلامی آداب کا بھرپور خیال رکھے، مثلاً: مکمل شرعی پردے کے ساتھ، خوشبو استعمال کئے بغیر مسجد جائے اور مردوں کے پیچھے نماز ادا کرے" انتہی

"فتاوى اللجنة الدائمة" (8/213)

شيخ ابن باز رحمه الله كهتے هیں :

"خواتین كى نماز گھروں ميں هى افضل هے چاهے وه گھروں ميں تنها نماز ادا كريں يا با جماعت" انتهى
"مجموع فتاوى ابن باز" (78 /12)

اگر گھر میں نماز با جماعت کا اہتمام ہو تو عورت کیلئے افضل یہی ہے کہ ان کے ساتھ نماز ادا کرے اکیلے نماز مت پڑھے، چاہے یہ جماعت خواتین کے ساتھ ہو یا محرم مردوں کے ساتھ۔

چنانچہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی "مصنف" (4989) میں ام الحسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ خواتین کی امامت کرواتے تھیں، اور وہ اس دوران انہی کی صف میں کھڑی ہوتیں۔ اس اثر کو البانی رحمہ اللہ نے "تمام المنہ" صفحہ: 154 میں صحیح کہا ہے۔

اسی طرح سنن الکبریٰ از بیہقی : (5138) میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرض نمازوں کیلئے خواتین کی جماعت کرواتے، تو وہ جماعت کرواتے ہوئے صف کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔ اس اثر کو نووی رحمہ اللہ نے "الخلاصہ" میں صحیح کہا ہے جیسے کہ "نصب الراية" از : زیلعی (2/39) میں موجود ہے۔

دائمى فتوى كميثى كے علمائے كرام كہتے ہیں:

"اگر خواتین گھر میں با جماعت نماز کا اہتمام کریں تو یہ افضل ہے، اس کیلئے خاتون امام پہلی صف کے وسط میں کھڑی ہو گی، ان کی امامت وہی کرواتے گی جس کے پاس سب سے زیادہ قرآن کا علم ہو اور دین کے احکامات اس کے پاس سب سے زیادہ ہوں" انتہی "فتاوى اللجنة الدائمة" (8/213)

اور اگر کسی خاتون کو تنہا نماز ادا کرنے پر زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں بھی اگر گھر میں نماز با جماعت کا موقع ملے تو وہ با جماعت نماز ہی ادا کرے تا کہ اسے جماعت کا ثواب مل سکے کیونکہ جماعت کا ثواب بہت زیادہ ہے، ہو سکتا ہے اگر خاتون جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرے تو یہ اس کے بارے میں بدگمانی کا باعث ہو کہ یہ امامت کروانے والی خاتون یا نماز با جماعت کو پسند نہیں کرتی!

یہ خدشہ کہ خاتون کو تنہا نماز پڑھنے کی وجہ سے زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے یہ محض وہم ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے شیطان اس کے ذہن میں یہ بات ڈال کر با جماعت نماز کی فضیلت سے محروم کرنا چاہتا ہے۔

اس لیے ایسی خاتون کو چاہیے کہ وہ گھر میں جماعت کی سہولت ملنے پر با جماعت ہی ادا کرے اور نماز میں خشوع حاصل کرنے کیلئے بھر پور کوشش کرے۔

واللہ اعلم.